# از عدالتِ عظمیٰ

## ودیاوتی

## بنام

## منموہن ودیگراں

تاریخ فیصلہ: یکم مئی 1995

[کے راماسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

**مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908:**

**آرڈر 22 قاعدہ 4(2) / آرڈر 1 قاعدہ 10 - فریق مدعاعلیہ کی شمولیت - متوفی مدعاعلیہ کو دستیاب تمام حقوق اور دفاع دستیاب ہوں گے۔ — ایسا فریق یا تو آزادانہ حیثیت سے مقدمہ دائر کر سکتا ہے یا اپنے حق پر زور دیتے ہوئے آزادانہ مقدمہ دائر کر سکتا ہے۔**

مدعاعلیہان - مدعیوں نے پہلے مدعاعلیہان، درخواست گزار - دوسرے مدعاعلیہان کے متوفی شوہر کے خلاف جائیداد متدعویہ کے قبضے کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ مدعاعلیہ نمبر 1 کو مذکورہ اسٹیٹ کی نمائندگی کرنے کے لیے شامل کیا گیا تھا۔ جب انہوں نے وصیت کے تحت جائیداد میں ملکیت کا دعوی کرتے ہوئے اضافی جواب دعویٰ دائر کرنے کی کوشش کی تو ٹرائل کورٹ نے درخواست کو خارج کرتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی قانونی نمائندہ کوئی انفرادی نقطہ اٹھانا چاہتا ہے جسے متوفی فریق نہیں اٹھا سکتا تھا، تو اسے خود کو اپنی ذاتی حیثیت میں شامل کرنا ہوگا یا اسے ڈگری نامے کو ایک علیحدہ مقدمے میں چیلنج کرنا ہوگا۔ عدالت عالیہ میں نظر ثانی دائر کی گئی اور اسے خارج کر دیا گیا۔ اس لیے یہ خصوصی اجازت کی درخواست ہے۔

عرضی کو خارج کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. درخواست گزار آرڈر 1 قاعدہ 10 کے تحت اپنی آزاد حیثیت میں خود کو شامل کرنے یا اپنے حق پر زور دیتے ہوئے آزاد مقدمہ دائر کرنے کا حق برقرار رکھنے کے لیے کھلا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہے۔ مداخلت کی ضمانت کے تحت عدالت کے ذریعے دائرہ اختیار کے استعمال میں دائرہ اختیار یا مادی بے ضابطگیوں کی کوئی غلطی نہیں ہے۔

2. یہ دیکھا گیا ہے کہ درخواست گزاروں کا حق، حق اور مفاد کا دعوی مکمل طور پر اس وصیت پر منحصر ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسے ایک سی نے پہلے مدعاعلیہ اور خود کے حق میں انجام دیا تھا۔ تسلیم شدہ طور پر پہلے مدعاعلیہ کے پاس وصیت کے تحت زندگی بھر کی دلچسپی پیدا کی گئی تھی۔ لہذا، مذکورہ دلچسپی اس کی موت کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ چاہے درخواست گزار کے پاس آزادانہ حق، لقب اور سود ہو، پہلے مدعاعلیہ کا دعوی بعد کی کارروائی میں زیر غور آنے والا معاملہ تھا۔ یہ سچ ہے کہ جب درخواست گزار کو فریق مدعاعلیہ کے طور پر شامل کیا گیا تو آرڈر 22 قاعدہ 4 (2) کے تحت تمام حقوق اور متوفی مدعاعلیہ کو دستیاب دفاع اس کے لیے دستیاب ہو گئے۔ اس کے علاوہ، اگر درخواست گزار کا جائیداد میں کوئی آزاد حق، حق یا مفاد تھا تو اسے خود کو فریق مدعاعلیہ کے طور پر مقدمے میں شامل کرنا پڑتا تھا جس صورت میں وہ مدعی کے دعوے کی مزاحمت کرنے یا مقدمے میں منظور کیے جانے والے ڈگری کو چیلنج کرنے کے لیے اپنا آزاد حق، حق اور مفاد قائم کر سکتی تھی۔

بال کشن بنام اوم پرکاش و دیگر، اے آئی آر (1986) ایس سی 1952 اور جگدیش چندر چٹرجی و دیگران بنام سری کشن و دیگر، [1973] 1 ایس سی آر 850، پر انحصار کیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: خصوصی اجازت کی درخواست (سی) نمبر 9356، سال 1995۔

سی آر نمبر 953، سال 1994 میں دہلی عدالت عالیہ کے 10.11.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزار کے لیے بی ڈی شرما۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

مدعا علیہان - مدعیوں نے 5 جون 1984 کو سینئر ماتحت جج، دہلی کی عدالت میں درخواست گزار- دوسرے مدعا علیہان کے متوفی شوہر، پہلے مدعا علیہان برج موہن کپور کے خلاف جائیداد متدعویہ کے قبضے کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ شری مان موہن بیٹا جگموہن کپور کو اب برج موہن کپور کی جائیداد کی نمائندگی کرنے کے لیے شامل کیا گیا ہے۔ جب انہوں نے ایک وصیت کے تحت جائیداد میں ملکیت اور سود کا دعوی کرتے ہوئے اضافی جواب دعویٰ دائر کرنے کی کوشش کی جس کے بارے میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کہا جاتا ہے کہ اسے شریمتی چمپاوتی نے عمل درآمد کیا تھا، تو ٹرائل کورٹ نے 6 اگست 1994 کے حکم نامے کے ذریعے مقدمہ نمبر آئی ڈی 1 میں درخواست کو خارج کر دیا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ "موجودہ اپیل کنندہ کے لیے یہ کھلا نہیں ہے کہ وہ مقدمے میں اپنے ذاتی یا دشمنانہ حق کا دعوی کرے۔" یہ فیصلہ کیا گیا کہ اگر کوئی قانونی نمائندہ کوئی انفرادی نقطہ اٹھانا چاہتا ہے جسے متوفی فریق نہیں اٹھا سکتا تھا، تو اسے خود کو اپنی ذاتی حیثیت میں شامل کرنا ہو گا یا اسے ڈگری نامے کو علیحدہ مقدمے میں چیلنج کرنا ہو گا۔ اس خیال میں انہیں اضافی جواب دعویٰ داخل کرنے کی اجازت نہیں تھی۔ حکم نامے کو چیلنج کرتے ہوئے نظر ثانی عدالت عالیہ میں دائر کی گئی۔ 11 نومبر 1994 کے دیوانی نظر ثانی نمبر 953/94 میں عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج نے نظر ثانی کو خارج کر دیا۔

درخواست گزار کی طرف سے یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ مدعی-پہلا مدعا علیہ اور درخواست گزاروں کے دعوے دونوں چمپاوتی کی طرف سے عمل درآمد کیا تھا وصیت پر مبنی ہیں، جہاں پہلے مدعا علیہ کو زندگی کا حق اور مفاد تھا اور درخواست گزار کو اس کے بعد حق حاصل تھا اور اس طرح وہ عرضی اٹھا سکتی تھی جسے برج موہن کپور اپنے جواب دعویٰ میں اٹھا سکتے تھے۔ نچلی عدالتیں درخواست گزار کو اضافی جواب دعویٰ دائر کرنے کی اجازت دینے سے انکار کرنے میں درست نہیں تھیں۔ اس کی حمایت میں، درخواست گزار نے بال کشن بنام اوم پرکاش و دیگر، اے آئی آر (1986) ایس سی پیج 1952 میں اس عدالت کے فیصلے پر پختہ انحصار کیا۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ درخواست گزاروں کا حق، تعلق اور مفاد کا دعوی مکمل طور پر اس وصیت پر منحصر ہے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اسے چمپاوتی نے پہلے مدعا علیہ اور خود کے حق میں انجام دیا تھا۔ اب بار پھر میں یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ پہلے مدعا علیہ نے چمپاوتی کے ذریعے عمل درآمد کیا تھا وصیت کے تحت زندگی بھر کی دلچسپی پیدا کی تھی۔ لہذا، مذکورہ دلچسپی اس کی موت کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے۔ چاہے درخواست گزار کے پاس آزاد حق، تعلق اور مفاد ہو، پہلے مدعا علیہ کا دعوی ایک ایسا معاملہ ہے جس پر بعد کی کارروائی میں غور کیا جائے۔ یہ سچ ہے کہ جب درخواست گزار کو فریق مدعا علیہ کے طور پر شامل کیا گیا تھا، تو آرڈر 22 قاعدہ 4(2) کے تحت ٹھیک ہے، اور متوفی مدعا علیہ کے لیے دستیاب دفاع اس کے لیے دستیاب ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ، اگر درخواست گزار کا جائیداد میں کوئی آزاد حق، تعلق یا مفاد تھا تو اسے خود کو فریق مدعا علیہ کے طور پر مقدمے میں شامل کرنا پڑتا تھا جس صورت میں وہ مدعی کے دعوے کی مزاحمت کرنے یا مقدمے میں منظور کیے جانے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

والے ڈگری کو چیلنج کرنے کے لیے اپنا آزاد حق، حق اور مفاد قائم کر سکتی تھی۔ یہ وہ نظریہ ہے جسے نچلی عدالت نے صحیح طور پر لیا ہے۔

بال کشن بنام اوم پرکاش و دیگر، اے آئی آر (1986) ایس سی 1952 میں اس عدالت نے اس طرح کہا ہے:

" آرڈر کے قاعدہ 22 کا ذیلی قاعدہ (2) متوفی مدعاعلیہ کے قانونی نمائندے کو ایک اضافی جواب دعویٰ یا اعتراضات کا بیان دائر کرنے کا اختیار دیتا ہے جو ان تمام درخواستوں کو اٹھاتا ہے جو متوفی مدعاعلیہ نے اٹھائی تھیں یا اٹھا سکتی تھیں سوائے ان کے جو متوفی مدعاعلیہ یا مدعاعلیہ کے ذاتی تھے۔

اسی رائے کا اظہار جگدیش چندر چٹرجی و دیگراں بنام سری کشن و دیگر، [1973] 1 ایس سی آر 850 میں کیا گیا تھا جس میں اس عدالت نے کہا تھا:

" متوفی مدعاعلیہ کا قانونی نمائندہ متوفی مدعاعلیہ کے قانونی نمائندے کے طور پر اپنے کردار کے مطابق کوئی بھی دفاع کرنے کا حقدار تھا۔ دوسرے لفظوں میں، وارث اور قانونی نمائندے ان تمام تنازعات پر زور دے سکتے تھے جن پر متوفی زور دے سکتا تھا سوائے ان کے جو متوفی کے ذاتی تھے۔ درحقیقت یہ قانونی نمائندہ فارم کو اپنا خود مختار تعلق قائم کرنے سے نہیں روکتا، ایسی صورت میں عدالت کو نہ صرف متوفی کے قانونی نمائندے کے طور پر، بلکہ ان کی ذاتی صلاحیت میں بھی انہیں شامل کرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا، اس طرح عنوان پر فیصلے کے لیے ایک علیحدہ مقدمے سے گریز کیا جا سکتا ہے۔"

یہ قانونی حیثیت ہونے کی وجہ سے، نچلی عدالت کا نظریہ بالکل قانونی ہے۔ درخواست گزار آرڈر 1 قاعدہ 10 کے تحت اپنی آزاد حیثیت میں خود کو شامل کرنے یا اپنے حق پر زور دیتے ہوئے آزاد مقدمہ دائر کرنے کا حق برقرار رکھنے کے لیے کھلا ہے۔ ہمیں نچلی عدالت کے ذریعے دائرہ اختیار کے استعمال میں دائرہ اختیار کی کوئی غلطی یا مادی بے ضابطگیاں نہیں ملتی ہیں جو ہماری مداخلت کی ضمانت دیتی ہیں۔ اس کے مطابق ایس ایل پی کو خارج کر دیا جاتا ہے۔

**درخواست خارج کر دی گئی۔**

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document